

کمپیوٹر کا فروغ

۱۰۰ ڈالر کے لیپ تاپ کس طرح تعلیم میں تبدیلی لاسکتے ہیں

انھیں وہ ہے کہ ڈیجیٹیل آرٹی وائی کی بورڈ کی تحریک۔ کیا یہ ایپ تاپ میں تبدیل ہر تحریک بھی کرنے والی ذی ایڈی کوشال کیا جائے گا؟ کی بورڈ اسپ سابن کیڈ ڈیجیٹیل آرٹی وائی تحریک میں ہوگا۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اگر کسی بچے کے پاس دن بھر کے لئے کمپیوٹر ہوتا ہے تو اس کی بورڈ پر ہاتھ بخانا مسئلہ نہیں ہوگا۔ یہ مسئلہ اس وقت کھڑا ہوتا ہے جب کمپیوٹر کی گرفتاری میں کلاس روم کے اندر ہی کمپیوٹر سکھ دوسرا نہیں ہو۔ جب ان کا ایپ تاپ اپنا ہو گا تو پچھے اس پر فخر کریں گے، اسے استعمال کرنا چاہیں گے اور اس کا استعمال سکھنا چاہیں گے۔ کیا ہر دن اور دن بھر کمپیوٹر استعمال کرنے سے بچوں کی محنت کو کوئی نقصان پہنچے گا؟

اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس سے کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ کچھ بچے صورت سے زیادہ ذہین اور شر ہوتے ہیں اور وہ تعلیم کو تفریغ میں بدل سکتے ہیں (یعنی سیکھنے کے بعد کہیلے یا جس فیلم (ریکارڈ) اسلئے کیا ان کمپیوٹر پر کوئی کنٹرول ہو گایا مودیہ رکھنے والے جائیں گے؟

ہم اس کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے اگلے چند برسوں کے اندر بچوں کے باخوبی میں ۱۰۰ ملین ایپ تاپ ہوں گے۔ ایسے میں ہم تو یہ سوچنی ہیں کہتے کہ ہم اس کی گرفتاری کرنے کے لئے اس کمپیوٹر پر کیا کر رہے ہیں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہر ملک میں اور ہر آبادی میں کچھ مقامی سطح کے اقدامات کے جائیں گے اور ہمارا خیال یہ ہے کہ کنٹرول رکھنے کا مناسب طریقہ بھی ہیں۔

میں نے ابھی جو بات کی ہے میں اس میں صحیح کرنا چاہوں گا۔ بہترین حرم کے موسم پر بیرون پیچے ہی ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو خود ہی کمپیوٹر کے بہترین استعمال کے لئے ان پر کنٹرول رکھنا چاہیے اور اس پر جائز سے پہنچا جائیے۔ آپ ”شرارت اور ذہانت“ کہتے ہیں۔

کیا پچھے از خود پارہ دیز اور سافٹ ویر کے اپ گریڈ اون لوڈ کر کے اپنے کمپیوٹر میں ڈال سکتے ہیں؟

ہمارا اصول کھلانے ہے۔ پچھے کوئی بھی چیز ڈالنے لوڈ کر سکتے ہیں۔

بچوں اور طلباء طالبات کو ایپ تاپ کے استعمال کے بارے میں اس طرح ترتیب دی جاسکتی ہے؟

آخریں وہ لوگ خدا پر آپ کو سکھائیں گے ایک بچہ کو سکھانے کے لئے دنیا میں کتنی لاکھ کروڑ لوگ ہیں جنہوں نے کمپیوٹر خریدے اور خود ہی ان کا استعمال بھی سمجھا۔

کسی کی مدد کے بغیر مجھے بچوں کی اس الہیت پر لعین ہے کہ وہ بہت کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

کم عمر کے بچے یا بہت سے بالاخان بھی جس ایک جزو سے بری طرح

کے لوگوں کو کمپیوٹر پر مبارہ حاصل کرنے کا تجربہ حاصل ہتا ہے۔

ان کمپیوٹر کے بھر سے مقامی مددیوں میں پہنچ جانے والے حکومتوں اور بدعتوں افسروں کے ہاتھوں ان کا قلعہ استعمال ہونے سے محفوظ رکھتے کیا صورتیں ہیں؟ کیا کچھ احتیاطی اقدامات کے گے ہیں؟

ہم لوگ دنیا کے تمام بچوں کو کمپیوٹر و متاب کرانے کی مقدور بھر کو شکیں کر رہے ہیں۔ ان کمپیوٹر کو چوری سے بچانے کی بہت سی صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں لیکن آخری بات یہ ہے کہ اگر مختصر ملک کی حکومت ان کا تحفظ کرنے کے قابل کچھ نہیں کر سکتے۔ چوری سے بچانے کے لئے ایک کام یا کیا گیا ہے کہ یہ

ایپ تاپ دیکھنے میں کسی دوسرے کمپیوٹری طرح نہیں لگیں گے۔ اور چونکہ یہ ایپ تاپ صرف حکومتوں کو فریضت کے جا رہے ہیں اسلئے اگر کسی کے پاس چوری کیا گیا کمپیوٹر ہو تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ چوری کا ماں ہے۔ غربہ بھلوں میں امثلہ بھی کے لئے پہنچے کون ادا کرے گا؟

ان کمپیوٹر کے اندر لوکل نیٹ ورک ہو گی تاکہ ایڈٹر کے بغیر بھی کسی ایک تھبے بھاگوں میں رکھنے والے تمام کمپیوٹر ایک دوسرے سے بات کر سکیں اور اسکل سے بھی مکالمہ کر سکیں۔ اسی لئے مقامی ترقیاتی مفت ہو گی۔ کسی کو بھی اس کے لئے پہنچے ادا ہیں کرنے ہوں گے۔ ایڈٹر کا لکشن ایک ایسی پیچے ہے جو ہمارے کنٹرول سے باہر ہے۔

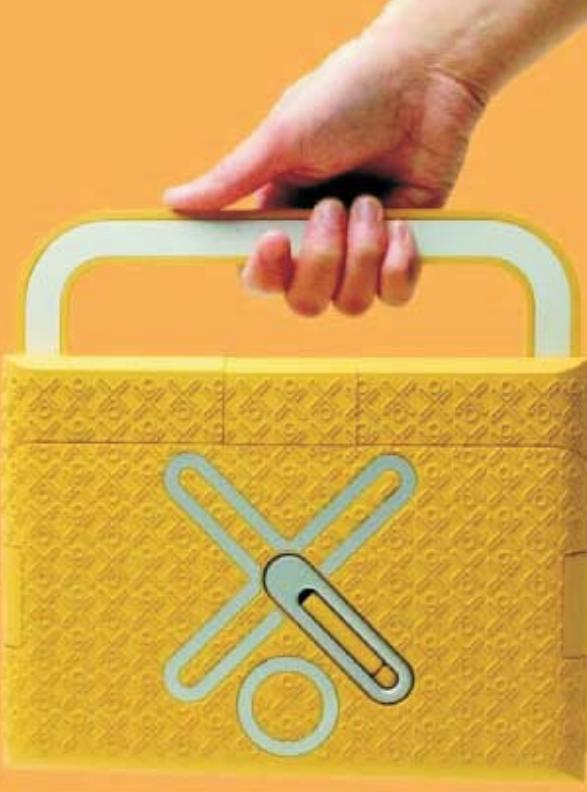
ہر پچھے لیکے ایک ایپ تاپ کا تصور بھوک کے کچھ سیکھنے یا جاننے کے طریقوں کے بارے میں اسپ کے خیالات سے کتنا قریب ہے اس کے علاوہ بچوں کے سیکھنے کا کمپیوٹر استعمال کرنے پر توجہ کے حوالے سے اولیٰ بھی اس پر کچھ لیکے ایک ایپ تاپ (ملک میں کلاس روم اور بچوں کا رول کیا رہ جاتا ہے؟

ہر پچھے لیکے ایک ایپ تاپ کے تصور میں اس خیال کو سامنے رکھا گیا ہے کہ پچھے پر منہ لکھنے کی ذمہ داری خود لے سکتے ہیں۔

وہی بیان کر کر ترقیاتی چیزوں بعد میں تیار کئے جائیں گے۔ یہ ایپ تاپ یا اسی مشینیں حاصل کرنے کے تجارتی چیزوں سے کم اس سے کم اس کا سامنے رکھنا ہے۔ اس لئے کام شروع کرنے کی کارروائی کو ہر چیز حد تک آسان رکھنا ہے۔ اس لئے کام شروع کرنے کی غرض سے ہم لوگ بہت بڑے آرڈر پر یہ ایپ تاپ فراہم کر سکتے ہیں۔ آسان راست یہ تھا کہ اسی حکومتوں کو تیار کیا جائے جو یہک وقت ۱۰ لاکھ سے زیادہ ایپ تاپ کا آرڈر دینے کو تیار ہوں۔ لیکن پہلی ترجیح ہے۔

کیا ۱۰۰ ایڈٹر کے ایپ تاپ میں تھی سافٹ ویر بھی شامل ہیں؟

اس سوال کا زیادہ درست جواب یہ ہے کہ جو سافٹ ویر جسی تھیں ہے وہ خاص طور سے بچوں کے لئے تیار کیا گیا سافٹ ویر نہیں ہے۔ وہ براؤز رائیک تھی سافٹ ویر ہے کیونکہ یہ کسی بھی ہر کے لوگوں کو اطلاع فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح ”لوگو“ جسی سیدھی ساری پروگرام کے زبان یا ”اسکوک“ ایک تھی سافٹ ویر ہے کیونکہ اس سے کسی بھی



مساچیوستس انسی نوٹ آف بینا لوچی کے مینی یا ایپ کے

پروفیسر ایم ریس اور دن ایپ تاپ پر چالدہ (ہر پچھے کے لئے ایک ایپ تاپ) پروجیکٹ کے صلاح کار سیور پر پرست نے ایک ایسی انجاد کے بارے میں جو ترقی پر بکھوکوں میں تعلیم کو بدل سکتی ہے، پولمن افتوک وہی جیت میں سوالوں کے جواب دیتے۔ پہنچ کا شماران لوگوں

میں ہوتا ہے جو معنوی ذہانت بیدار کرنے کی کوششیں شروع کرنے والوں میں آگے آگے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”اگر آپ ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں جو علم کا کام کرتے ہیں تو آپ ملے کر لیں کہ علم کے کام کا کوئی تعلق لکھنے یا عددوں یا اطلاعات سے نہیں ہے۔ دنیا کے قام لوگوں نے، (صرف بچوں کو چھوڑ کر)، کمپیوٹر کو قطبی واسطہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔“ انہوں نے کہا ”ہم لوگ اگر دنیا بھر کے بچوں کو علم میں شریعت یا علم معاشرے میں لانا چاہتے ہیں تو اس کام کو جیلیں لیکے پہنچانے کا واحد رہ یہ کمپیوٹر ہے۔“

محضہ اپنے ملک میں یہ ایپ تاپ کی طبلے میں گئے کیا یہی حکومت کو یہ کمپیوٹر خریدنے ہوں گے یا کیا ہر اسکول کمپیوٹر خریدے سکتا ہے؟

فی الحال صرف حکومتی اسکولوں خرید سکتی ہیں۔ ایپ تاپ یا اسی مشینیں حاصل کرنے کے تجارتی چیزوں بعد میں تیار کئے جائیں گے۔

علم کی قسمداری سنبھال لیں گے۔ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ افزادی کمپیوٹر ہونے سے ہر پچھے کے پاس ایک کمپیوٹر ہو گا اور ہر وقت کے لئے ہو گا اور یہ احد طریقہ ہے جس سے ہم پر منہ اور سیکھنے والوں کی پڑھائی کو سچے معنوں میں خاکت دے سکتے ہیں۔

نچھے کاروں سکھنے میں ساتھی دکاروں ہو جائے گا۔ آفیکار اساتذہ، جن کو ہم سیکھنے کے تجربے سے مالاں بالاخان کہہ سکتے ہیں، اسی تھی چیزیں سیکھنے میں بچوں کے ساتھی دار ہوں گے جو جیزیں اس سے پہنچ سکتے ہیں، ان میں سے کسی کو تجربہ نہیں تھا۔ اور یہ سیکھنے کا بہترین طریقہ ہے کہ کسی ایسے شخص کے ساتھ سکھا جائے جو پہلے سے تجربہ کر رہا ہے۔

کم عمر کے بچے یا بہت سے بالاخان بھی جس ایک جزو سے بری طرح

